ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

ڈاکٹر حضرات کے لئے

حقوق کی ادائیگی

کا اہتمام کرنا

مرتب کردہ

ISLAMIC MEDICAL LEARNERS ASSOCIATION

www.imlaglobal.org

www.facebook.com/imlaglobal

imlaglobal@gmail.com

0300-2090718

Reviewed By
"ISMA" (Ikhlas Shariah Medical Advisory) A Project Of
Darulifta Al-Ikhlas, Karachi.

فہرست

اصول و قوانین کی پابندی 3
معاشرہ کے ساتھ خیر خواہی 3
رفقاء (Colleagues) اور ماتحتوں (Subordinates) کے حقوق کی ادائیگی 4
سرکارِ دوعالم ﷺ کی سات قیمت نصیحتیں 5
میڈیکل اسٹاف کیلیے نماز اور تیمم کی تربیت 6
شعبہ کے اعتبار سے ذمہ داریوں کی ادائیگی 7

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقوق کی ادائیگی

انسان کسی بھی شعبہ سے وابستہ ہو، اس شعبہ کے اعتبار سے اس کے اوپر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، جن کو ادا کرکے وہ اپنے شعبے اور معاشرے کی بہتری اور بھلائی میں حصہ دار بن سکتا ہے، اسی طرح میڈیکل اور علاج معالجہ کا شعبہ بھی ایک ایسا شعبہ ہے، جس میں کام کرنے والوں کا تعلق محض مریض کی حد تک محدود نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اوپر اپنے ملک، معاشرہ اور ساتھ کام کرنے والے لوگوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں اور حقوق ہوتے ہیں۔

ذیل میں ان میں سے کچھ ذمہ داریوں اور حقوق کا ذکر کیا جاتا ہے :

اصول وقوانین کی پابندی

دنیا میں جو بھی قوانین انسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے بنائے گئے ہوں، اور وہ کسی اسلامی اصول سے متصادم (ٹکراتے) بھی نہ ہوں، تو ان کی پابندی کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، جیسا کہ قرآن پاک کی درجِ ذیل آیت سے معلوم ہوتا ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا. (سورۃ النساء آیت نمبر:59)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں سے جو لوگ صاحبِ اختیار ہوں ان کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور رسول کے حوالے کردو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔

یہی حکم ایک ڈاکٹر کیلئے بھی ہے کہ وہ اپنے شعبہ سے متعلق تمام قوانین کی پابندی کرے، اس کے تحت عالمی وملکی قوانین سب آجاتے ہیں، اسی طرح اگر وہ کسی ادارہ سے منسلک ہے تو اس کے جائز قوانین (Rules) کی پاسداری بھی اس پر ضروری ہے۔

معاشرہ کے ساتھ خیر خواہی

مسلم شریف کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''الدين النصيحة قلنا: لمن؟ قال: لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم''(صحيح مسلم: رقم الحديث،95)[1]

---

(1)...صحيح مسلم :

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے، صحابہ کرام ؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا کس کے ساتھ خیر خواہی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا (دین) اللہ کے ساتھ اور اس کی کتاب کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کے ساتھ (خیر خواہی کا نام ہے)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عوام اور معاشرہ کے ساتھ بھلائی و خیر خواہی کرنا بھی دین کا اہم حصہ ہے، چنانچہ ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ معاشرہ اور اس میں رہنے والے لوگوں کی بھلائی کیلیئے جس حد تک ہو سکے، کوشش کرے، اور میڈیکل کے حوالہ سے معاشرہ کی ضروریات کا احساس کر کے معاشرہ کے رہبر و رہنما کا کردار ادا کرتے ہوئے صحت مند معاشرہ کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرے، اور عوامی آگہی (Public Health Awareness Programs) کیلیئے ہونے والی تمام کوششوں میں بھرپور شرکت کرے، نیز معاشرہ کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ ڈاکٹر ہر اس کام سے دور رہے، جس سے معاشرے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو۔

رفقاء (Colleagues) اور ماتحتوں (Subordinates) کے حقوق کی ادائیگی

ڈاکٹر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے رفقاء اور ماتحتوں کے بھی حقوق ادا کرے، ان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئے، ان کے ساتھ تعاون کرے، اور علمی اور تحقیقی اعتبار سے ان کی مدد کرے، نیز اس سلسلہ میں درج ذیل اسلامی تعلیمات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے:

قرآن پاک میں سورہ مائدہ کی آیت نمبر 2 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

{وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى....الخ}

ترجمہ: "اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو"

اسی طرح حدیثِ مبارک میں ہے:

"جس نے کسی خیر کی بات کی طرف رہنمائی کی اس کیلیئے عمل کرنے والے کے برابر اجر ہے۔" (صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1893) [2]

ایک دوسری حدیث میں ہے:

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ وہ اپنے بھائی کیلیے بھی وہی پسند کرے جو کہ اپنی ذات کیلیے پسند کرتا ہے۔" (صحیح بخاری، رقم الحدیث: 13) [3]

(ج: 1، ص: 74، رقم الحديث: 95، ط: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

(2)... صحيح مسلم:

عن أبي مسعود الأنصاري، قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: إني أبدع بي فاحملني، فقال: «ما عندي»، فقال رجل: يا رسول الله، أنا أدله على من يحمله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «من دل على خير فله مثل أجر فاعله»،

(ج: 3، ص: 1506، رقم الحديث: 1893، ط: دار إحياء الكتب العربية – بيروت)

ڈاکٹر حضرات کے لیے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرنا

مذکورہ بالا آیت اور احادیث سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ ڈاکٹر حضرات اور اس شعبہ سے وابستہ تمام افراد کو آپس میں ایک دوسرے کا معاوِن اور مددگار ہونا چاہیے، اور ان کے درمیان آپس میں اُخوّت اور بھائی چارگی کی فضا ہونی چاہیئے، کیونکہ تمام ڈاکٹر بلکہ میڈیکل کے شعبے سے وابستہ ہر فرد، آپس میں اس اعتبار سے ایک دوسرے کیلیے رفیق اور ساتھی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا مقصد انسانی زندگی کی حفاظت کرنا اور اس کو بچانا ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہو، اور وہ کسی بھی حیثیت (Domain) میں اس شعبہ سے وابستہ ہو۔

اُخوّت اور بھائی چارگی کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اپنے ڈاکٹر ساتھیوں کی عزت کی جائے، اوران کے ساتھ اکرام والا معاملہ کیا جائے، اور اس ضمن میں غیبت، طعنہ زنی، عیب جوئی، اور حسد جیسے گناہوں سے اپنی ذات کی حفاظت کی جائے، ان کے عیب دوسروں کے سامنے بیان نہ کیے جائیں، بلکہ حکمت کے ساتھ ان کی اصلاح کی جائے۔

البتہ جہاں ان کی کمی کوتاہی سے کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، وہاں اپنے رفقاء (Colleagues) یا ماتحتوں (Subordinates) کے عیوب متعلقہ لوگوں کو بتانے کی اجازت ہے۔(4)

سرکارِ دوعالم ﷺ کی سات قیمت نصیحتیں

دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں آپ ﷺ کی درج ذیل سات قیمتی نصائح کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیئے، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

1. بدگمانی سے بچو، کیونکہ یہ بدترین جھوٹ ہے۔
2. عیب جوئی نہ کرو۔
3. کسی کی خفیہ باتیں نہ سنو۔
4. نہ آپس میں برتری جتاؤ۔
5. نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔
6. نہ آپس میں عداوت رکھو۔

---

(3)...صحیح البخاري :

عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لا يؤمن أحدكم، حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه»

(ج:1، ص:10، رقم الحديث:13، باب: من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه،ط: دار الكتب العلمية)

(4)...معارف القرآن،ج:8،ص:123، تفسیر آیت #12، سورہ حجرات

7. ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے عیب چینی نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث:2563)[5]

اس حدیث شریف میں جن عیوب کا ذکر فرمایا ہے، وہ اگرچہ کسی بھی انسان میں پائے جاسکتے ہیں، لیکن وہ افراد جو کسی ایسے شعبہ سے وابستہ ہوں، جہاں علمی مسابقت(Competition) اور پیشہ وارانہ مہارت (Skills) کا عمل دخل زیادہ ہو، اور یکساں علم اور صلاحیت ہونے کے باوجود بھی دنیاوی ترقی، شہرت اور مقبولیت میں آپس میں فرق ہو، اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی دوڑ ہو، وہاں اوپر ذکر کردہ گناہوں میں مبتلا ہونے کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے، اور دوسرے شعبوں کی طرح میڈیکل کے شعبے کا حال بھی یکساں ہے، اس لیے ڈاکٹر حضرات کو آپس کے تعلقات اور معاملات کرتے ہوئے آپ ﷺ کے مذکورہ قیمتی نصائح کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

اسی طرح ایک ڈاکٹر کو چاہیئے کہ وہ اپنے دیگر ماتحت ساتھیوں (Subordinates) اور عملے(Nursing Staff) وغیرہ کا خیال رکھے، ان کی ہر ممکن مدد کرے، بوقتِ ضرورت ان کی غم گساری کرے، ان کی دینی اور دنیاوی اصلاح اور بہتری کیلیے ہر ممکن کوشش کرے، چنانچہ حدیث مبارک میں آتا ہے:

کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیته.(صحیح بخاری، رقم الحدیث: 2554)[6]

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

میڈیکل اسٹاف کیلیے نماز اور تیمم کی تربیت

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو ہر عاقل، بالغ مسلمان دن میں پانچ مرتبہ سرانجام دیتا ہے، اور اس فریضہ کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ مریض کیلیے بھی نماز کو معاف نہیں کیا گیا، بلکہ اس کو یہی حکم ہے کہ حتی الوسع نماز ادا کرنے کی کوشش کرے، چنانچہ شریعت کا یہاں

---

(5)... صحیح البخاري:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَنَاجَشُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا»

(ج:4،ص:102،رقم الحدیث:6066 ط: دار دار الکتب العربیة)

(6)...صحیح البخاري:

عن عبد الله رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «كلكم راع فمسئول عن رعيته، فالأمير الذي على الناس راع وهو مسئول عنهم، والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عنهم، والمرأة راعية على بيت بعلها وولده، وهي مسئولة عنهم، والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه، ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته»

(ج:2، ص:142، رقم الحدیث: 2554، ط: دار الکتب العلمیة)

تک حکم ہے کہ اگر مریض وضو پر قادر نہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے، (7) اور اگر تکلیف و عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے، تو بیٹھ کر ورنہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ (8) لہذا ڈاکٹر اور اس کے معاونین بالخصوص پورے میڈیکل اسٹاف کیلئے ضروری ہے کہ وہ طہارت، وضو، تیمم اور نماز کے مسائل کو اچھی طرح سیکھ لیں، تاکہ وہ ان احکام میں شریعت کے مطابق مریضوں کی رہنمائی کر سکیں۔

شعبہ کے اعتبار سے ذمہ داریوں کی ادائیگی

میڈیکل کا شعبہ معاشرہ کا ایک اہم شعبہ ہے، لہذا ڈاکٹر کو چاہیئے کہ اس شعبہ کی قدر و منزلت کو برقرار رکھے، اور اس کیلئے درجِ ذیل امور کا بھی اہتمام کرے:

- ✓ شعبہ سے متعلق تمام اصولوں کی پاسداری کرے۔
- ✓ اپنے کردار و گفتار سے شعبہ کی قدر و قیمت میں اضافہ کی کوشش کرے۔
- ✓ علمی و تجرباتی سرگرمیوں میں حصہ لے کر شعبہ کی ترقی میں کردار ادا کرے۔
- ✓ اپنے شعبہ سے متعلق تمام معیارات (Standards) پر عملدر آمد رہے۔
- ✓ اپنے کام (Profession) اور مہارت (Skills) کو اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا کا ذریعہ بنائے، اور اُنہیں محض مادی اور دنیاوی فوائد کے حصول کا ذریعہ نہ بنائے۔
- ✓ ان تمام کاموں سے احتراز کرے، جو اس شعبہ یا اس سے منسلک افراد کی بدنامی کا باعث بنیں۔

---

(7)... **الفتاوى الهندية:**

وإذا خاف المحدث إن توضأ أن يقتله البرد أو يمرضه يتيمم........كذا في الخلاصة وفتاوى قاضي خان ولو كان يجد الماء إلا أنه مريض يخاف إن استعمل الماء اشتد مرضه أو أبطأ برؤه يتيمم

(ج:1، ص:28، ط: دار الفكر)

(8)...**الدر المختار:**

(من تعذر عليه القيام) أي كله (لمرض) حقيقي وحده أن يلحقه بالقيام ضرر به يفتى ...(أو) حكمي بأن (خاف زيادته أو بطء برئه بقيامه أو دوران رأسه أو وجد لقيامه ألما شديدا) ---- (صلى قاعدا) ولو مستندا إلى وسادة أو إنسان فإنه يلزمه ذلك على المختار (كيف شاء) على المذهب لأن المرض أسقط عنه الأركان فالهيئات أولى. ...(بركوع وسجود وإن قدر على بعض القيام) ولو متكئا على عصا أو حائط ..(وإن تعذرا) ..(لا القيام أومأ) بالهمز (قاعدا) ..... (وإن تعذر القعود) ولو حكما (أومأ مستلقيا)..... (أو على جنبه الأيمن) أو الأيسر ووجهه إليها (والأول أفضل) على المعتمد (وإن تعذر الإيماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بأن زادت على يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وإن كان يفهم في ظاهر الرواية (وعليه الفتوى) كما في الظهيرية لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب. وأفاد بسقوط الأركان سقوط الشرائط عند العجز بالأولى ولا يعيد في ظاهر الرواية بدائع.

(ج:2، ص:95 تا 100، ط:سعيد)

- ✓ ہر قسم کے غیر قانونی عمل سے احتراز کرے۔

والله هو الموفق

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام گزارشات و ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اور ہمیں انسانیت کی خدمت اور معاشرے کی فلاح وبہبود کا ذریعہ بنا کر، دنیا و آخرت کی کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔